2564 ـ دوران حيض قرآن مجيد كى تلاوت

سوال

كيا عورت دوران حيض قرآن مجيد كى تلاوت كر سكتى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اہل علم كے اس بارے ميں مختلف اقوال ہيں:

چنانچہ جمہور فقہائے كرام حائضہ كے پاك ہونے تک قرآن مجيد كى تلاوت كى حرمت كے قائل ہيں، اس ليے ان كے ہاں عورت حيض ميں تلاوت نہيں كر سكتى، اس سے صرف ذكر و اذكار اور دعا مستثنى ہے جس كا مقصد تلاوت نہ ہو ، مثلاً: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ ايسے ہى: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ يا پھر: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وغيره قرآنى آيات بطور دعا پڑھى جانے والى ديگر دعائيں ہيں وه بھى عمومى ذكر ميں شامل ہيں۔

فقہائے كرام نے ممانعت كے كئى دلائل بيان كيے ہيں، مثلاً:

– 1يہ عورت جنبى كے حكم ميں ہے كيونكہ دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے، اور حديث ميں ثابت ہے كہ:

على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول الله صلى الله عليہ و سلم انہيں قرآن مجيد كى تعليم ديا كرتے تھے، اور جنابت كے علاوه كوئى اور چيز انہيں قرآن سے نہيں روكتى تھى"

سنن ابو داود (1 / 281) سنن ترمذى حديث نمبر (146) سنن نسائى (1 / 144) سنن ابن ماجہ (1 / 207) مسند احمد (1 / 84) صحيح ابن خزيمة (1 / 104) امام ترمذى نے اسے حسن صحيح كہا ہے، اور حافظ ابن حجر كہتے ہيں:

حق يہى ہے كہ يہ حسن كے درجہ كى ہے اور قابل حجت ہے۔

– 2ابن عمر رضى الله عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى الله عليہ و سلم نے فرمايا:

"حائضہ عورت اور جنبى شخص قرآن ميں سے كچھ بھى نہ پڑھے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (131) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (595) سنن دار قطنی (1 / 117) سنن البیھقی.(1 / 89)

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اسماعیل بن عیاش حجازیوں سے روایت کرتے ہیں، اور اس کا حجازیوں سے روایت کرنا ضعیف ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث کا علم رکھنے والوں کے ہاں بالاتفاق یہ حدیث ضعیف ہے۔ ختم شد

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ: (21 / 460) ، نصب الرایۃ: (1 / 195) اور تلخیص الحبیر: (1/183)

اور بعض اہل علم حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت جائز قرار دیتے ہیں، امام مالک کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا اور امام شوکانی نے راجح قرار دیا ہے، انہوں نے کئی چیزوں کو دلیل بنایا ہے، جن میں چند درج ذیل ہیں:

– 1اصل میں اس کا حکم جواز اور حلت ہی ہے حتی کہ اس کی ممانعت میں کوئی دلیل مل جائے، لیکن ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جو حائضہ عورت کو قرآن کی تلاوت سے منع کرتی ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حائضہ عورت کی تلاوت کی ممانعت میں کوئی صریح اور صحیح نص نہیں ملتی۔ آپ مزید کہتے ہیں کہ: یہ تو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے دور میں بھی عورتوں کو حیض آتا تھا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے انہیں قرآن کی تلاوت سے منع نہیں کیا، جس طرح کہ انہیں ذکر و اذکار اور دعا سے منع نہیں فرمایا۔

– 2اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی تعریف کی اور اسے عظیم اجر و ثواب دینے کا وعدہ فرمایا ، چنانچہ اس سے منع اسی کو منع کیا جا سکتا ہے جب اس کو روکنے کی دلیل مل جائے، اور ایسی کوئی دلیل نہیں جو حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرتی ہو، جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

– 3قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرنے کے لیے حائضہ عورت کو جنبی پر قیاس کرنا صحیح نہیں بلکہ یہ قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ جنبی شخص کے اختیار میں ہے کہ وہ اس مانع کو غسل کر کے زائل کر لے، لیکن حائضہ عورت ایسا نہیں کر سکتی، اور اسی طرح حیض کی مدت بھی لمبی ہوتی ہے، لیکن جنبی شخص کا معاملہ ایسا نہیں ہے کہ اسے نماز کا وقت ہونے پر غسل کرنے کا حکم ہے۔

– 4حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرنے میں اس کے لیے اجر و ثواب سے محرومی ہے، اور ہو سکتا ہے اس کی بنا پر وہ قرآن مجید میں سے کچھ بھول جائے، یا پھر اسے تعلیم و تعلّم کے دوران قرآن مجید پڑھنے

کی ضرورت ہو۔

مندرجہ بالا سطور سے حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کے جواز کے قائلین کے دلائل کی قوت ظاہر ہوتی ہے، اور اگر عورت احتیاط کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت صرف اس وقت کرے جب اسے بھول جانے کا خدشہ ہو تو یہ اس کا محتاط عمل ہو گا۔

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جو کچھ اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے وہ حائضہ عورت کے لیے زبانی قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق ہے۔

لیکن قرآن مجید پکڑ کر تلاوت کرنے کا حکم اور ہے، اس میں اہل علم کے موقفوں میں سے راجح قول یہ ہے کہ بے وضو شخص کے لیے قرآن مجید کو چھونا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اسے پاکبازوں کے علاوہ اور کوئی نہیں چھوتا .

اور اس خط میں بھی ذکر ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے عمرو بن حزم کو دے کر یمن کی طرف بھیجا تھا اس میں ہے:

"پاک شخص کے علاوہ قرآن مجید کو کوئی اور نہ چھوئے"

موطا امام مالک (1 / 199) سنن نسائی (8 / 57) ابن حبان حدیث نمبر (793) سنن بیھقی.(1 / 87)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شہرت کے اعتبار سے علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اور امام شافعی کہتے ہیں: ان کے ہاں ثابت ہے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا خط ہے۔

اور ابن عبد البر کہتے ہیں:

سیرت نگاروں اور اہل معرفت کے ہاں یہ مشہور خط ہے اپنی شہرت کی بنا پر اس کی سند کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ لوگوں کا اس خط کو قبولیت دینا تواتر کے مشابہ ہے۔ ختم شد

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: خط والی روایت صحیح ہے۔

دیکھیں: التلخیص الحبیر (4 / 17) اور نصب الرایۃ (1 / 196) اور ارواء الغلیل (1 / 158)، حاشیۃ ابن عابدین (1 /

159) المجموع (1 / 356) كشاف القناع (1 / 147) المغنی (3 / 461) نيل الاوطار (1 / 226) مجموع الفتاوی ابن تيمية (21 / 460) الشرح الممتع للشيخ ابن عثيمين.(1 / 291)

اس لیے اگر حائضہ عورت قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا چاہے تو وہ اسے کسی الگ چیز کے ساتھ پکڑے مثلاً کسی پاک صاف کپڑے یا دستانے کے ساتھ، یا قرآن کے اوراق کسی لکڑی اور قلم وغیرہ کے ساتھ الٹائے، قرآن کی جلد کو چھونے کا حکم بھی قرآن جیسا ہی ہے۔

واللہ اعلم